امامِ رضاؑ اورفروغ دین

مولانا کوثرمجتبیٰ نقوی

مدرس۔دار العلوم سید المدارس امروہہ

خداوندکریم نے دین اسلام کی تبلیغ کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث فرمائے۔ اور آخری نبیؐ کوسب کا سرتاج بنایا۔ اور ان ہی کے ذریعہ دین کو کامل کیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔الیوم اکملت لکم دینکم....الخ[۱]

اور جب یہ آخری نبی بھی اس دنیا کوخیر باد کہہ کر چلا گیا تو خداوند کریم نے اپنے اس دین مبین کو بغیر ذمہ دار کے نہیں چھوڑا جو اس دین کی حفاظت بھی کرتے رہے اور اس کے فروغ کے اسباب بھی فراہم کرتے رہے۔ حفاظت کے لیے اگرصرف کربلا کا حوالہ دے دیا جائے تو کم نہ ہوگا لیکن دین اسلام کے دفاع اور دین کے فروغ کے لئے محمدؐ کی آل نے اپنے علمی کمالات سے وہ کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں کہ اگر وہ انجام نہ دئے جاتے تو بہت بڑا خلا پیدا ہوجاتا۔

آج دنیائے اسلام میں ایران جس قدر دین کو فروغ دے رہا ہے میں سمجھتاہوں کہ یہ بھی ممدوح کےمکین ایران ہونے ہی کی برکت ہے۔ جوقرآن واحکام دین کو بیبا کی سے سارے عالم میں پیش کیا جارہا ہے جس کے سبب دشمنان دین لرزہ براندام ہیں۔

امام علی رضاؑ کی زندگی عبادت الٰہی اورفروغ دین میں بسر ہوئی۔[۲]

آپ کوعلم ماکان ومایکون اپنے آباء واجداد سے وراثتاً پہونچا تھا۔[۳]

اسی علم کے سبب آپ دین اسلام کوفروغ کی منزلوں سے ہمکنار کرتے رہتے۔آپ کے دور حیات میں متعدد بادشاہ گزرے۔عہدمنصور دوانقی میں ولادت ہوئی۔[۴] پھر مہدی عباسی، ہادی عباسی، ہارون رشید عباسی، امین عباسی اور مامون رشید عباسی یکے بعد دیگرے بادشاہِ وقت ہوتے رہے۔[۵] لیکن مامون رشید دیگر حکام کی بہ نسبت علم دوست تھا اسی لیے وہ امام علی رضاؑ سے قرابت چاہتا تھا اور اس تمنا کے پورے ہونے پر اس نے کسب فیض بھی کیا۔علمی ذوق کے ساتھ اسے مناظرہ سے بھی خاصہ لگاؤ تھا۔ ادھر آپ کے علم کا چرچہ چارسو ہورہا تھا اس لئے بھی تمام مذاہب کے علماء آپ سے

مناظرہ کرنے کے خواہشمند تھے۔

یہود ونصاریٰ ومجوسی آپ سے مناظرے کے لئے آتے اورمبہوت ہوکر رہ جاتے درحالیکہ وہ بہترین مناظرے تھے اور ہر جگہ فتح وکامرانی کا سہرا ان ہی کے سر رہتا تھا ایسے لوگ چند جملوں میں دم بخود ہوجاتے تھے اور امام دین کے فروغ کی اہم ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دیتے رہتے۔بعض مورخین نے یہ لکھا ہے کہ مامون آپ سے کینہ وحسد کی بناپر مناظرے کی خواہش کرتا تھا جیسے شیخ صدوق وغیرہ لیکن علامہ ابن حجر مکی جیسے افراد نے لکھا کہ آپ جلالتِ قدر،عزت وشرافت میں معروف ومذکور تھے لہٰذا مامون آپ کو بمنزلہ اپنی روح وجان جانتا تھا۔٦ے

امام علی رضاؑ کی علمی بلندی آپ کے جد رسولؐ خدا کی جانب سے تمام افرادمعصومین کی طرح تھی اور اس علمی کمال کے معترف دوست ہی نہیں بلکہ دشمن بھی تھے چونکہ فروغ دین کے مواقع سب کو یکساں میسر نہ ہوسکے اس کے سبب کسی کے علم یا فروغ دین میں کمی کا گمان نہیں کیا جاسکتا۔لہٰذا سب سے زیادہ موقع فروغ دین کے لئے امام ششم حضرت جعفر صادقؑ کو ملا اور ان کے بعد امام علی رضاؑ کوفروغ دین کے مواقع فراہم ہوئے۔تمام مذاہب عالم سے علمی مناظرے فروغ دین کے لیے کارہائے نمایاں تھے اس کے علاوہ بھی علمی فیوض وبرکات سے لوگوں کو مستفیض کرنا آپ کا شیوہ تھا۔آپ نے علوم کے ایسے گوشے واضح کیے کہ ہر صاحب علم آپ کے علمی کمال کا معترف ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔منجملہ ''دمعۃ الساکبہ'' میں اس طرح کے بہت سے واقعے نقل ہوئے ہیں بلکہ ''بحار الانوار'' ودیگر کتب تواریخ نے اس طرح کے واقعات کونقل کیا ہے۔ یہاں ''دمعۃ الساکبہ'' کے حوالے سے صرف ایک ہی واقعۂ پر اکتفا کررہا ہوں۔

جب امام علی رضا سے ان حروف تہجی کے بارے میں معلوم کیا گیا کہ عرفاً جن کی کوئی حیثیت واہمیت نہیں سمجھی جاتی جب کہ اس کی حقیقت اگر وارث علوم سے دریافت کی جائے تو وہ ان کی وہ شان بیان کرتے ہیں جو واقعی اور حقیقی ہے کیونکہ یہی وہ حروف ہیں جن پر کتاب مبین مرتب ہوئی ہے۔آپ نے اپنے جد حضرت علیؑ باب مدینۃ العلم کے حوالے سے اس طرح ارشادفرمایا۔

کہ ''ا'' سے آلآء اللہ، یعنی خدا کی نعمتیں ''ب'' سے بھاء اللہ یعنی خدا کی خوبیاں بھجۃ اللہ یعنی خدا کا مومنین سے خوش ہونا۔''ت'' سے تمام الامر بقائم آلِ محمدؐ۔یعنی دنیا کا خاتمہ قائم آل محمدؐ کے زمانے میں ہوگا۔''ث'' سے ثواب المومنین علی اعمالھم الصالحۃ۔یعنی مومنین کے

اعمال صالحہ کا مکمل ثواب ۔''ج'' سے جمال اللّٰہ یعنی خدا کا جمال وجلال اللہ یعنی خدا کا جلال۔''ح'' سے حلم اللّٰہ عن المذنبین۔ یعنی گناہگار سے اللہ کا حلم۔''خ'' سے خمول ذکر اھل المعاصی عند اللّٰہ۔ یعنی خدا کا گناہگاہگاروں کے گناہوں سے بلوادینا۔''د'' سے دین اللّٰہ یعنی خدا کا دین اسلام۔''ذ'' سے ذوالجلال یعنی خدا کا صاحب جلال ہونا۔''ر'' سے الرؤف الرحیم ہونا۔''ز'' سے زلال القیامہ یعنی قیامت کے دن کے عظیم زلزلے''س'' سے سناء اللّٰہ یعنی خدا کی خوبیاں ''ش' سے شاء اللّٰہ ''ماشاء اللّٰہ '' جو خدا چاہے وہی ہوگا۔''ص'' سے صادق الوعد یعنی خدا سچا ہے وہ سچا ہے ''ض'' سے ضل من خالف محمدؐ و آل محمدؐ ۔ یعنی جو محمدؐ وآل محمدؐ کا مخالف ہوا وہ گمراہ ہوگیا۔''ط'' سے طوبیٰ للمومنین یعنی مومنین کے لئے جنت کی مبارکباد''ظ'' سے ظن المومنین بااللّٰہ خیرا۔ یعنی مومنین کو خدا کے بارے میں اچھا خیال رکھنا چاہئے۔''ع'' سے علم یعنی خدا عالم مطلق ہے۔اور علم انسان کے لئے بھی بہترین زیور ہے۔''غ'' سے الغنی ۔یعنی خدا سب سے مستغنیٰ ہے۔اور غنی کو غریبوں پر خرچ کرنا چاہئے۔''ف'' سے فوج من افواج النار۔ یعنی فوج گناہگاروں کا جہنم رسید ہونا۔'' ق'' سے قرآن یعنی یہ خدا کی وہ کتاب ہے جو ہدایت سے پرُ ہے''ک'' سے الکافی خدا بندوں کے لئے کافی ہے۔''ل'' سے لغواً للکافرین فی اقترائھم علی اللّٰہ الکذب۔یعنی خدا پر جھوٹ کا الزام دینا یہ کافروں کا نہایت لغو کام ہے۔''م'' سے ملک اللّٰہ الیو م لا مالک غیرہ۔ یعنی ایک دن صرف خدا کی حکومت ہوگی اور کوئی بھی زندہ نہ ہوگا اور نہ اس کے سواکوئی مالک ہوگا۔جس دن خدا فرمائے گا لمن الملک الیوم آج کے دن کس کی حکومت ہے۔تو ارواح ائمہ جواب دیں گی۔''للّٰہ الواحد القھّار'' آج صرف خدائے واحد قہار کی حکومت ہے۔''ن'' سے نوال اللّٰہ للمومنین وانکالہ بالکافرین ۔یعنی مومنین پر خدا کا کرم اور کافرین پر اس کا عذاب محیط ہوگا۔''و'' سے ویل لمن عصی اللّٰہ۔یعنی ویل اور تباہی ہے اس کے لئے جو خدا کی نافرمانی کرے۔''ہ'' سے ھان علی اللّٰہ من عصاہ یعنی جو خدا کی معصیت کرتا ہے وہ اس کی توہین کرتا ہے۔''لا'' سے لا الہ الاّ اللّٰہ۔ یہ وہ کلمہ اخلاص ہے جو اسے خلوص واعتقاد اور شرائط کے ساتھ زبان پر جاری کرے وہ ضرور جنت میں جائے گا''ی'' سے ید اللّٰہ یعنی اللہ کا ہاتھ جو مخلوقات کو روزی پہونچاتا ہے۔ یہ مراد ہے ان حروف تہجی سے جن کو خداوند عالم نے اپنی معرفت کا ذریعہ بنایا ہے۔اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ انہیں حروف پر مشتمل قرآن مجید نازل ہوا ہے اور چونکہ وہ خدا کی طرف

سے تھا اس لئے دعویٰ کردیا گیا کہ جو کتاب ہم نے حروف والفاظ میں بھیجی ہے۔ اس کا جواب جن وانس سب مل کر بھی نہیں دے سکتے۔ ۷

یہ ہے وہ علمی کاوش جس کے سبب آپ نے فروغ دین میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

آپ کی گفتگو آپ کے ارشادات، آپ کے اعمال سب قرآن مجید یعنی دین مبین کے عکاس تھے۔ خداوند کریم نے کوئی چیز بھی بیکار پیدا نہیں کی۔ ہماری عقول اس کی ضرورت واہمیت کا ادراک نہیں کر پاتیں جس وجہ سے ہم ان کی حقیقت اور حیثیت ہی کا انکار کر بیٹھتے ہیں لیکن جو منشاء خدا اور رضاء الٰہی کی معرفت رکھنے والے ہیں وہ ہر شی کی قدر و قیمت کو نہ صرف جانتے ہیں بلکہ دوسروں کو پہچنواتے بھی ہیں۔

دیگر اشیاء تو درکنار انسان خود اپنی ہی خلقت اور اس کی مقصدیت سے کتنا غافل ہے۔ جس کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔ افحسبتم انّما خلقناکم عبثا۔ کیا تم یہ گمان کرتے کہ ہم نے تمہیں بس یوں ہی عبث پیدا کر دیا۔ ۸

پھر ارشاد ہوا وما خلقت الجنّ والانس الاّ لیعبدون۔ میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ ۹

قرآن واحادیث کے ان ارشادات کے بعد ہر انسان بالاخص ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے مقصد خلقت پر غور کرے اور کماحقہٗ اس کو ادا کرنے کی کوشش کرے تاکہ تبلیغ دین کے ساتھ فروغ دین بھی ہو اور محمدؐ وآل محمدؑ کا مشن بھی آگے بڑھتا رہے۔

امام علی رضاؑ کی حیات طیبہ رضائے خدا میں گذری اور دین کی اس طرح خدمت انجام دی کہ ہر شخص اس بات کا معترف تھا کہ علم وزہد وتقویٰ میں ان کا کوئی نظیر نہیں ہے حتیٰ کہ دوست ہی نہیں بلکہ دشمنوں کو بھی اعتراف کے لئے مجبور ہونا پڑتا۔ یہ چراغ ہدایت یوں ہی اپنی ضوفشانی کے ذریعہ کائنات جہل کی تاریکی کو دور کرتا رہا اور دین مبین کی تبلیغ کے ساتھ علم کی قندیل روشن کرتا رہا لیکن جہل کی تاریکیوں نے اس روشن چراغ کو ۲۰۳ھ ہجری میں گل کر دیا۔

آج دین اسلام کا جو فروغ ہو رہا ہے وہ ان ہی محمدؐ وآل محمدؑ کی کاوشوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

مآخذ

۱۔سورۂ مائدہ ،آیت ۳

۲۔مسند امام رضا،ص ۲

۳۔وسیلۃ النجاۃ ،ص ۳۷۷

۴۔تاریخ خمیس ،ص ۱۲۲

۵۔ابن الوریٰ ۔حبیب السیر ابو الفدا

۶۔صواعق محرقہ،ص ۱۲۰

۷۔دمعۃ الساکبہ جلد ۳،ص ۶۱

۸۔سورۂ مومنون ،ص ۱۵

۹۔سورۂ الذاریات ۵۶،پ ۲۷